روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 17 نومبر 2003ء 21 رمضان 1424 ہجری - 17 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 263

اللہ کی رخصت

حضرت ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں سفر میں روزہ کی طاقت رکھتا ہوں تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول نہیں کرتا اس پر عرفہ پہاڑ کے برابر گناہ ہوتا ہے۔

(مسند احمد. حدیث نمبر 5135)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرماں برداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے۔ اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضاً (-) - اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو-

(ملفوظات جلد پنجم ص 67)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی ہرج نہیں مگر عدة من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے-

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے-

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 260)

اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو- سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا-

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 261)

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے- وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے- مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے- خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے- کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے- خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا- کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو- بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے- مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے- تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا-

(ملفوظات جلد پنجم ص 321)

بے کاری - حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں- کہ بیکار نوجوان کام کریں- اگر روزانہ دو چار آنے بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی - اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا- کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آجائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خواہیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں- اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین-

(روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

رمضان میں نیکی کا نادر موقع

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان کے ان بابرکت ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کیلئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تاکہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے۔ آمین یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

101

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

انذار کرتے جاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت الی اللہ کی راہ میں بہت دکھ اور اذیتیں اٹھائیں۔ ایک دفعہ آپ گھر سے نکلے۔ راستہ میں جو بھی آپ کو ملا خواہ وہ کوئی آزاد تھا یا غلام اس نے آپ کی تکذیب کی اور جھٹلایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس لوٹ آئے اور جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اس کی وجہ سے کمبل اوڑھ کر بیٹھ رہے (قوم سے ناامید ہو کر سوچتے ہوں گے کہ کیا کریں) کہ وحی الٰہی ہوئی اے کمبل اوڑھے ہوئے! کھڑے ہو جاؤ اور انذار کرتے چلے جاؤ۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 1 ص310)

پردہ اور برقعہ کا اثر

انڈونیشیا کے ایک معلم دعوت الی اللہ کے دوران پیش آنے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنی اہلیہ سمیت ایک علاقے میں دعوت الی اللہ کی غرض سے گیا اور خاصی دیر ہوگئی۔ گھر واپسی کے لئے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر ہم پبلک ٹرانسپورٹ کا انتظار کرنے لگے۔ آدھی رات ہونے کو تھی اس لئے بظاہر امید نہ رہی اور پریشانی لاحق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ سے اس مشکل سے نجات کے لئے دعا کی۔ میری بیوی نے ایک ٹرک کو آتے ہوئے دیکھ کر اشارے سے روکنے کی کوشش کی جو بہت تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ اس نے کچھ دور جا کر بریک لگا دی اور ہم نے یہی خیال کیا کہ اس نے کسی اور غرض کے لئے روکا ہے۔ ہم اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور ٹرک ڈرائیور کو واپس آتے دیکھا وہ ہمارے قریب آ کر رک گیا اور کہنے لگا کہ میرے دل میں مذہب کے لئے بہت عزت ہے۔ اور جب ایک عورت کو برقعہ میں دیکھا تو یہی خیال کیا کہ یہ مذہبی لوگ ہیں اور اسی لئے ٹرک روک لیا اس نے ہمیں ساتھ بٹھا لیا اور پھر راستہ میں مذہبی معاملات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا اسے احمدیت سے متعارف کروایا۔ سفر کے اختتام پر ہم نے اسے ایک جگہ اتار دینے کو کہا لیکن اس نے اصرار کر کے اپنا سفر ترک کر کے ہمیں مشن ہاؤس پہنچا دیا۔ ہم نے اس کا بے حد شکریہ ادا کیا اور اسے لٹریچر بھی پیش کیا۔ (ضمیمہ ماہنامہ خالد فروری 1988ء)

اخبار ''دعوت'' دہلی کا تبصرہ

بھارت کے قومی لیڈر راچاریہ جی کو جو لٹریچر بمقام پٹھانکوٹ دیا گیا اس کے متعلق اخبار ''دعوت'' دہلی مورخہ 4 جون 59ء (جو جماعت اسلامی کا آرگن ہے) نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

''ابھی جب اچاریہ ونوبا بھاوے پنجاب کا دورہ کر رہے تھے تو قادیان کی جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کی جس پر بھاوے جی نے اپنے مخصوص تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے مختلف مغربی مستشرقین اور ایشیائی مترجمین کے انگریزی تراجم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نہ صرف یہ کہ ان انگریزی ترجموں کو پڑھا ہے بلکہ گجراتی، مرہٹی زبانوں کے علاوہ اردو زبان میں بھی بعض تراجم اور تفاسیر دیکھی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے ترجمان القرآن کی دو جلدوں کے مطالعہ کا ذکر بھی کیا۔ آپ نے کہا اس وقت بھی میرے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود ہے جو قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر طبع شدہ ہے۔

سیرت کی کتاب کو بھاوے جی نے بڑے اشتیاق سے قبول کیا اور اسی وقت کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے اعظم گڈھ والوں کی طرف سے طبع شدہ سیرت النبیؐ کی چھ جلدوں کا مطالعہ کیا ہے (علامہ شبلی اور علامہ سید سلیمان ندوی کی مرتب کردہ) حضرت ابوبکرؓ کے سلسلہ میں آپ نے کہا کہ یہ رتبہ ہر شخص کو حاصل نہیں ہوا کرتا۔ اسی دن پرارتھنا کی تقریر میں آپ نے انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا کہنا ہے کہ سب رسولوں نے عالمگیر بھائی چارے کی دعوت دی ہے جسے ماننا چاہئے۔

بے چارے احمدی خارج از اسلام ہی سہی لیکن بات کتنی قابل قدر اور لائق تقلید ہے کہ جس پیغام کو انہوں نے حق سمجھا ہے اسے پہنچانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے جس مقام پر عارف اور صوفی دم بخود ہیں وہاں یہ بادہ فروش پہنچ رہے ہیں۔ کاش کہ اب کوئی بندہ حق ان بندگان خدا کی اصلاح عقائد کا بیڑا اٹھانے کی مہم چلا سکتا''۔ (بحوالہ الفرقان، درویشان قادیان نمبر)

نظام جماعت کی اطاعت سے تمام نیکیوں میں جان آ جاتی ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

معتکفین کے نام

خوشا نصیب کہ تم اس جہاں میں آ بیٹھے
ملیک کل کے مکاں کو مکاں بنا بیٹھے

پڑے گی کیسے نہ تم پر نگاہ بندہ نواز
کہ اس کے گھر میں ہی تم آشیاں بنا بیٹھے

ہوئے ہو اس کی محبت میں اتنے سرگرداں
کہ حُبِّ دنیا کی تم ہر ادا بھلا بیٹھے

تمام دنیا کو تم رکھ کے آج ایک طرف
درِ کریم پہ کس عاجزی سے آ بیٹھے

کنارہ کر لیا دنیا کی شان و شوکت سے
زمینِ بیت پہ یوں بوریا بچھا بیٹھے

ادائے حسن طلب عشق کی کوئی دیکھے
کہ دھونی تم درِ مولیٰ پہ ہو رما بیٹھے

جہاں سے لوٹا نہ کوئی کبھی بھی خالی ہاتھ
تم اس کریم کی دہلیز پر ہی جا بیٹھے

نصیب جاگیں گے لاریب آج ان سب کے
دنوں کے ساتھ جو راتوں کو بھی جگا بیٹھے

مری دعا ہے کہ مقبول ہو خدا کے حضور
ہر ایک اشک جو پلکوں پہ تم سجا بیٹھے

چلیں جو تیر تمہاری کڑی کمانوں سے
ہر ایک تیر نشانہ پہ بے خطا بیٹھے

کچھ اس طرح سے عطائے مجیب حاصل ہو
مقام ''کن'' پہ ہی جا کر ہر اک دعا بیٹھے

عطاء المجیب راشد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیینؐ ۔ 7 ہجری بمطابق 628ء کے حالات و واقعات

ارض حرم وارض حجاز کی تفصیلات، غزوہ وادی القریٰ اور غزوہ تیماء کے حالات

مکرم ھادی علی چوھدری صاحب

قسط دوم آخر

☆ آنحضرت ﷺ نے حرم میں حسب ذیل جانور مارنے کی اجازت عطا کی۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا اور سانپ۔ (بخاری کتاب المناسک ما یقتل المحرم من الدواب) ان کو مارنے کی بنیادی وجہ بھی یہ ہے کہ یہ موذی ہیں اور خوف پیدا کرنے والے ہیں۔

☆ فرمایا۔ کسی باغی، مفرور، قاتل اور فسادی وغیرہ کو حرم میں پناہ نہ دی جائے۔ (بخاری کتاب المناسک باب لا یعضد شجر الحرم) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن ابنِ خطل کو جبکہ وہ خانہ کعبہ میں پناہ لینے کے لئے اس کے پردے سے لٹکا ہوا تھا، قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ) اسی طرح معدودے چند عادی مجرموں اور ناقابلِ معافی فتنہ پردازوں کو بھی سزائے موت دی گئی۔ (بخاری کتاب المغازی و ابنِ ھشام و سیرت الحلبیہ ذکر فتح مکہ) فتح مکہ کے دن جنگ کو انگیخت کرنے اور مقابلہ کرنے کی وجہ سے مکہ میں عکرمہ کے ساتھیوں میں سے بارہ مارے گئے۔ (ابنِ ھشام غزوہ فتح مکہ) حضرت خالد بن ولیدؓ کے دستے میں سے دو مسلمان بھی کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے (بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ) اگر عکرمہ اور اس کے ساتھی مقابلہ نہ کرتے تو مکہ خالصۃً لڑائی کے بغیر فتح ہوتا۔ یہ سب واقعات انہی لمحات میں رونما ہوئے جن میں حرم آنحضرت ﷺ کے لئے حلال کیا گیا تھا۔

☆ مجرموں کو حرم میں قید کر کے باندھا جاسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے حکم سے بنی حنیفہ کے ثمامہ بن اثال کو مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھا گیا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب دخول الشرک فی المسجد)

☆ مدینہ کو حرم قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے۔ جو کوئی اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کرے گا اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب حرم المدینۃ)

☆ آنحضرت ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کو ویسے ہی حرام قرار دیا ہے لیکن حرم میں اس کے ارتکاب کو الحاد قرار دیا۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب تحریم حرم مکہ)

ارضِ حجاز میں غیر مسلموں کی سکونت کو عمومی طور پر ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ البتہ اگر کوئی امن کی فضا کو مکدر کرتا ہو تو وہاں سے اس کا انخلاء بہرحال ضروری ہے۔ کیونکہ بیت اللہ کے مقام کا تقاضا ہے کہ اس کی زیارت کرنے والوں نیز حجاج کے لئے کم از کم اس کے ماحول کا علاقہ ضرور امن اور سلامتی کا ضامن ہو

مدینہ کے یہود

اس بنیادی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے آخری حد تک گنجائش پیدا کی کہ یہود وہاں رہ سکیں۔ لیکن خود انہوں نے ہی ایسا نہ ہونے دیا اور وہ ہمیشہ سرکشی، غداری اور باغیانہ سازشوں کے تانے بانے بنتے رہے۔ انہیں جب مدینہ سے نکالا جا رہا تھا تو آپؐ نے انہیں شام چلے جانے کا فرمایا مگر وہ خیبر میں رہنے کی اجازت کے لئے مصر رہے۔ ان کے اصرار پر آپؐ نے ان کو اس کی اجازت دی۔ پھر فتح خیبر کے موقع پر ان کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا مگر وہ ہاجگوار بن کر وہیں رہنے پر بضد رہے۔ آپؐ نے انہیں اس کی بھی اجازت عطا فرمائی مگر اس شرط کے ساتھ کہ اب کوئی رعایت نہیں ہوگی، جب بھی ایسے حالات ہوئے کہ تمہارا نکالا جانا ناگزیر ہوا تو تمہیں نکال دیا جائے گا۔ اس فیصلہ کن تنبیہ کے باوجود ان کی جارحانہ شرارتیں نہ رک سکیں اور حجاز کے امن کی ضمانت قائم نہ ہوسکی تو ان کا انخلاء لابدی ہوگیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں انہیں ارضِ حجاز سے نکال دیا۔

یہود کا انخلا

یہود کے تین قبائل جن کو مدینہ سے نکالا گیا ان میں سے بنو قینقاع کے بارہ میں تاریخوں میں اختلاف ہے اور بعض کا خیال ہے کہ انہیں مدینہ بدر نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے تعزیر سے فائدہ اٹھایا اور پُر امن ہو کر اسلامی قانون کے تابع ہوگئے اور پھر وہ ہمیشہ مدینہ میں رہے۔ لیکن ان کا اخراج اگر ہوا بھی ہو تو بھی یہود میں سے بہت تھے جو امن و صلح کے ساتھ مستقل طور پر مدینہ میں آباد تھے اور ہمیشہ وہیں رہے۔ گو ان میں سے بھی بعض لوگ انفرادی طور پر کوئی نہ کوئی شر کا شوشہ چھوڑتے رہتے تھے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ پر سحر کے پراپیگنڈہ کے معاملہ میں یہودی لبید بن الاعصم حلیف بنی زُریق کا نام آیا ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی وہ سوائے اکا دکا مواقع کے عموماً کسی سازش میں ملوث نہیں ہوئے کہ ان پر کوئی تعزیری کارروائی عمل میں آتی۔ جہاں وہ ایسی کارروائی میں ملوث ہوئے وہاں انہیں اس کی سزا دی گئی مثلاً منافق سویلم یہودی کے گھر میں جمع ہو کر غزوۂ تبوک کے بارہ میں سازش تیار کر رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر ہوگئی۔ آپؐ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے ساتھ کچھ صحابہؓ بھجوا کر اس کا گھر جلوا دیا۔ (ابن ہشام غزوۂ تبوک) مدینہ میں یہود مستقل طور پر موجود رہے اور کاروبار اور لین دین میں معمول کے مطابق مصروف بھی رہے اس کے مزید شواہد یہ ہیں۔

ایک مرتبہ ایک یہودی کا جنازہ قریب سے گزرا تو آپؐ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازۃ یہودی) سورۃ المائدہ نزول کے اعتبار سے آخری سورۃ شمار ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ اگر وہ تیرے پاس آئیں تو چاہے تُو ان کے درمیان فیصلہ کر یا ان سے اعراض کر اور اگر تو ان سے اعراض کرے تو وہ ہرگز تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تُو فیصلہ کرے تو اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(المائدہ:۴۳)

یہ آیت بھی گواہ ہے کہ مدینہ میں یہود آنحضرت ﷺ کی زندگی میں موجود تھے جو آپؐ سے فیصلے کراتے تھے کیونکہ خیبر، فدک، وادی القریٰ یا تیماء کے یہود نے تو مدینہ میں آکر آپؐ سے فیصلے نہیں کرانے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی ابوشحمہ کے پاس تیس صاع جَو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری کتاب البیوع باب شراء النبی ﷺ بالنسیئۃ و ابنِ سعد وفات النبی ﷺ) پس یہود آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بھی اور تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ کے بعد بھی حجاز میں اور حرمِ مدینہ میں مقیم رہے۔

اسی سورۃ کی آیت ہے آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔ (المائدہ:۴) اس کے بارہ میں روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ یہ جو آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور اس دن یوم عرفہ تھا۔ (بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ المائدہ) یعنی عید ہی کا دن تھا۔ پس یہ قطعی بات ہے کہ یہود مدینہ اور حجاز میں موجود تھے اور اسلامی معاشرہ کا حصہ تھے۔

حجاز کے غیر مسلم قبائل

پس جو قبائل امن کے ساتھ حجاز میں رہے خواہ وہ یہود کے تھے یا مشرکین کے، انہیں وہاں رہنے کی عام اجازت تھی، انہیں کسی وقت بھی وہاں سے نہیں نکالا گیا۔ ان میں یہودیوں کے علاوہ مشرک قبائل بھی تھے۔ اسی طرح جو وفود آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آتے تھے انہیں بھی بغیر کسی روک کے حرم میں داخل ہونے کی اجازت تھی حتیٰ کہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد جب مدینہ منورہ آیا تو ان کی مدارات کی گئی اور جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں عین مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دی اور انہوں نے اپنے طریق کے مطابق عبادت کی۔ (ابن ہشام ذکر نصاریٰ نجران...) فتح مکہ کے بعد کسی پُر امن کو یا پناہ لینے

والے کسی بھی شخص کو وہاں سے نکالا نہیں گیا خواہ وہ کسی بھی عقیدے اور مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ نہ ہی کسی کو عقیدہ کی تبدیلی کے لئے پابند کیا گیا۔ پس تاریخی واقعات و حالات شاہد ہیں کہ ارضِ حجاز میں کوئی بھی اس شرط پر مقیم ہو سکتا ہے کہ وہ فتنہ پرداز نہ ہو، امن کو توڑنے والا نہ ہو اور اسلامی قوانین کی پوری پابندی کرنے والا ہو۔ اور جو باغی، شریر اور نجس نہ ہو اس کے مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور دیگر مساجد میں داخلے پر بھی کوئی پابندی نہیں۔

غزوۂ وادی القریٰ صفر 7ھ

(جون 628ء)

اس غزوہ کے مہینہ کے بارہ میں کثرت سے اختلاف ہے۔ بعض اسے جمادی الثانی میں قرار دیتے ہیں اور بعض صفر میں۔ ان میں سے ماہِ صفر زیادہ صحیح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غزوۂ خیبر ماہِ محرم ۷ھ میں شروع ہوا۔ واقعات کے تفصیلی جائزے اور روایات میں بیان شدہ دنوں کے حساب سے خیبر میں کم و بیش چالیس دن صرف ہوئے۔ یعنی مکمل طور پر فتح اور معاملات اور انتظامات و انصرام کی تکمیل ماہِ صفر ۷ھ میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کا عمومی طریق بھی یہ تھا کہ مفتوحہ علاقہ میں زیادہ دیر قیام نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ خیبر کے معاملات سمیٹتے ہی آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے۔ پھر تین دن صہباء میں قیام کے بعد وادی القریٰ کا قصد کیا۔ جہاں اگلے دن ہی فتح ہوئی اور معاہدہ ہوا اور معاملات طے ہو گئے۔ یہاں چار دن کا قیام ہوا اور تیماء کی طرف کوچ ہوا۔ اندازہ ہے کہ ان سب معرکوں میں تقریباً پچاس سے ساٹھ دن صرف ہوئے، ان سے زیادہ نہیں۔ پس یہ غزوہ ماہِ صفر کے آخری دنوں میں ہوا یا ربیع الاوّل کے ابتدائی دنوں میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمادی الثانی کا مہینہ محرم سے پانچواں مہینہ ہے۔ چونکہ غزوۂ خیبر اور غزوۂ وادی القریٰ ایک ہی سفر میں ہوئے تھے اس لئے اگر اس غزوہ کو جمادی الثانی میں تسلیم کیا جائے تو ان دونوں غزوات کے درمیان کم و بیش تین ماہ کا وقفہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ طریق نہیں تھا کہ اتنا طویل وقفہ مدینہ سے باہر رہے ہوں اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ کوئی مہم بھی نہ ہو اور محض سفر میں ہوں۔

وادی القریٰ

وادی القریٰ کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے کہ ماہِ رجب ۶ھ میں آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو وہاں بھجوایا تھا۔ (ابنِ سعد غزوۂ وادی القریٰ) اس وادی میں کئی بستیوں کی آبادی کی وجہ سے اسے وادی القریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ بستیاں مدینہ سے جانب شمال شامی راستہ پر تیماء اور خیبر کے درمیان آباد تھیں جہاں زمانہ قدیم میں عاد اور ثمود کی قوموں کے مسکن تھے اور اسلام سے قبل یہاں کے دیگر قبائل کے ساتھ یہود بھی آ کر آباد ہوئے۔ انہوں نے یہاں بھی زراعت اور آب رسانی کو فروغ دیا اور خیبر کی طرح اسے بھی اپنا فعّال مرکز بنایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے بعد وادی القریٰ کی طرف رخ کیا تا کہ وہاں کے یہود کے ساتھ معاملہ طے ہو سکے۔ جب آنحضرت ﷺ کا لشکر وادی القریٰ میں اترا تو یہود پہلے سے جنگ کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ انہوں نے تیروں کے ساتھ استقبال کیا۔ آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کو یہاں لڑائی کی بالکل توقع نہ تھی۔ آنحضرت ﷺ کا غلام جس کا نام مِدعَم تھا، آپؐ کی سواری سے محمل وغیرہ اتار رہا تھا کہ ایک اندھا تیر (یعنی جس کے چلانے والے کا پتہ نہ ہو سکے) آ کر اسے لگا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فوراً صف بندی کا حکم فرمایا۔ بڑا جھنڈا (لواء) حضرت سعد بن عبادہؓ کو عنایت فرمایا اور چھوٹے جھنڈوں میں سے ایک حضرت حباب بن منذرؓ کو اور دوسرا حضرت سہل بن حُنَیفؓ کو اور تیسرا حضرت عبّاد بن بشرؓ کو سونپا۔ اس کے بعد آپؐ نے انہیں اسلام کی طرف مدعو کیا اور ان کی جانوں اور اموال کی حفاظت کی ضمانت دی۔ مگر اس دعوت کے جواب کی بجائے ان میں سے ایک شخص مبارزت کرتا ہوا نکلا تو ادھر سے حضرت زبیرؓ بڑھے اور اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر ایک اور نکلا تو حضرت زبیرؓ نے اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پھر تیسرے نے مبارزت کی تو حضرت علیؓ آگے بڑھے اور آناً فاناً اسے آغوشِ موت سے ہمکنار کر دیا۔ چوتھا آیا تو حضرت ابو دجانہؓ نے اسے تہِ خاک کر دیا اور پانچواں بڑھا تو اسے بھی حضرت ابو دجانہؓ نے ہی ہاتھوں ہاتھ لیا اور ڈھیر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ ایسے ہر انفرادی معرکہ کے بعد انہیں اسلام کی طرف بلاتے مگر وہ اس طرف توجہ کرنے کی بجائے لڑنے پر قائم رہے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے ان کے گیارہ جنگجو پہلوان آناً فاناً تہِ تیغ ہو گئے۔ ادھر ردائے شام نے وادی القریٰ اور میدانِ کارزار کو کلّیۃً ڈھانپ لیا تو مبارزت طلبی بھی اس کی آغوش میں سستانے لگی۔ اگلے روز صبح ہوتے ہی انہوں نے مصالحت کی درخواست کی جسے آنحضرت ﷺ نے قبول فرمایا اور ان کے ساتھ بھی خیبر والی شرائط پر معاہدہ طے ہوا۔ یعنی زمین کی آمد کا نصف آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا جایا کرے گا اور نصف کے مالک یہود رہیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے حسابات کے لئے وہاں بھی عامل مقرر فرما دیا۔ (واقدی غزوہ وادی القریٰ)

غزوۂ تیماء ربیع الاوّل 7ھ

(جون/جولائی 628ء)

وادی القریٰ میں آنحضرت ﷺ نے چار دن قیام فرمایا اور پھر تیماء کی طرف کوچ فرمایا۔ تیماء بھی وادی القریٰ کے قریب شام کی سمت ایک بستی تھی یہاں بھی یہود آباد تھے۔ یہ دونوں بستیاں حجاز کی حدود سے باہر تھیں۔ یہاں کے لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے جزیہ کی ادائیگی کی شرائط پر آپؐ کے زیرِ نگیں آنے کی درخواست کی۔ آپؐ نے ان کی اس پیشکش کو قبول فرمایا اور ان پر حضرت یزید بن سفیانؓ کو جو اسی دن یعنی فتح تیماء کے روز حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تھے، والی مقرر فرمایا۔

(زرقانی فتح وادی القریٰ، تیماء)

فدک، وادی القریٰ اور تیماء کا شمار ان مقامات میں ہوتا ہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانوں اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جسے تم نے قدموں تلے پامال نہیں کیا تھا۔ (الاحزاب ۲۸)

یہ وہ مقامات ہیں جو بغیر جنگ اور خونریزی کے آنحضرت ﷺ کو عطا ہوئے اور ان سے حاصل شدہ انفال، اموالِ فَے قرار پائے۔

نماز قضا ہونے کا واقعہ

ربیع الاوّل 7ھ (جون/جولائی 628ء)

جب آنحضرت ﷺ خیبر اور مذکورہ بالا دیگر مہمات سے مدینہ کو واپس لوٹے تو مسلسل سفر کے بعد رات کے پچھلے پہر نیند نے غلبہ کیا تو آپؐ نے راستہ میں ایک مقام پر رک کر آرام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سونے سے پہلے آپؐ نے حضرت بلالؓ کو نمازِ فجر کے لئے بیدار کرنے کی تاکید فرمائی۔ بلالؓ نے جاگتے رہنے کے لئے اپنی نماز شروع کر دی (اور آنحضرت ﷺ اور باقی سب گہری نیند سو گئے۔ فجر کے قریب بلالؓ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور چادر کو اپنی ٹانگوں اور کمر کے گرد بل دے کر نماز کے وقت کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن اسی حالت میں وہ بھی نیند کی آغوش میں اتر گئے۔ چنانچہ جب تک سورج کی کرنوں اور اس کی تمازت کا احساس نہ ہوا، آنحضرت ﷺ بیدار ہو سکے نہ بلالؓ اور نہ ہی صحابہؓ میں سے کوئی اور۔ بالآخر آنحضرت ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو آواز دی اور ان سے ماجرا دریافت کیا۔ بلالؓ نے عرض کی۔ آپؐ پر میرے ماں باپ فدا! میرے ساتھ بھی اسی ہستی نے ایسا کیا جس نے آپؐ کے ساتھ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے کوچ کرو کیونکہ یہاں تمہیں غفلت ہوئی ہے۔ سب وہاں سے روانہ ہوئے اور کچھ آگے جا کر ایک مقام پر ٹھہرے۔ آنحضرت ﷺ نے وضو کیا، باقی سب نے بھی نماز کی تیاری کی، بلالؓ نے اذان دی، آنحضرت ﷺ نے نمازِ فجر کی دو رکعت سنتوں کی ادائیگی کے لئے تلقین فرمائی۔ جب سب دو دو رکعت نماز پڑھ چکے تو بلالؓ نے اقامت کہی اور آپؐ نے نماز پڑھائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز قضا ہو جائے پھر بعد میں اسے جب وہ یاد آئے تو اسے ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي" کہ میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من نام عن الصلوٰۃ ونسیہا و زرقانی غزوہ خیبر) بعض نے کہا کہ ہم نے نماز میں تفریط کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نیند میں تفریط نہیں ہوئی بلکہ تفریط جاگنے میں ہوئی ہے۔ یعنی کمی اس پہلو سے رہ گئی تھی کہ ہم نے جاگنے کا انتظام و اہتمام نہیں کیا تھا۔ فرمایا اگر کوئی اپنی نماز بھول جائے تو وہ نماز جب بھی اسے یاد آئے، پڑھ لے اور اگر اگلے دن یاد آئے تو اس کے اصل وقت پر ادا کرے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من نام عن الصلوٰۃ ونسیہا) حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کی نماز بھول کی وجہ سے قضا ہو جائے۔ اسے وہ جب یاد آئے، ادا کرے۔ اس کا اس کے سوا اور کفارہ نہیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من نام عن الصلوٰۃ ونسیہا)

نماز کی ادائیگی کے بعد سوئے مدینہ روانگی ہوئی۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ کے قریب پہنچے تو مسلسل غیر معمولی فتوحات کے باعث ایک دفعہ پھر صحابہؓ کے دل خدا تعالیٰ کے لئے تشکر کے جذبات سے چھلک گئے اور وہ بلند آواز میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کا ورد کرنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے آپ پر قابو رکھو۔ جس (خدا) کو تم سنا رہے ہو وہ کوئی بہرہ نہیں ہے اور نہ ہی غیر حاضر ہے بلکہ وہ سمیع و قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔ (زرقانی غزوۂ خیبر)

ادھر آنحضرت ﷺ کی نظر جبلِ اُحد پر پڑی تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے مدینہ کی جانب دیکھا اور فرمایا:

اے میرے اللہ! میں مدینہ کی ان دونوں پتھریلی اطراف کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے حضرت ابراہیمؑ نے مکّہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے میرے اللہ! ان کے ناپنے تولنے کے پیمانے مُدّ اور صاع میں برکت عطا فرما۔" صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ میں حضرت علیؓ کی ایک روایت کی شرح میں علامہ نوویؒ نے امام ابوبکر الحازمیؒ اور دیگر ائمہ کی رائے درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لابتیھا سے مراد جبلِ عیر سے جبلِ اُحد کے درمیان کا علاقہ ہے۔ اور اسی باب میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے 12 میل تک کے علاقہ کو حمیٰ (رَکھ، یعنی احاطہ کی ہوئی وہ جگہ جہاں کسی دوسرے کی دخل اندازی غیر قانونی ہو) قرار دیا ہے۔

روزہ کے طبی فوائد اور انسانی صحت پر اثرات

ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے (الحدیث)

ریاض محمود باجوہ صاحب

قرآن کریم میں خداتعالیٰ فرماتا ہے:

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ (بقرہ آیت 184-185)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی الصوم، زکاۃ الجسد)

اسی طرح آنحضرتؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ 'صوموا تصحوا' یعنی روزے رکھا کرو تا کہ صحت مند رہو۔ (الجامع الصغیر للسیوطی)

ماہ رمضان کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں''

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سورہ توبہ کی آیت 111 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''انبیاء کے جس قدر اوامر ہیں اگر انسان ان پر چلے تو وہ دنیا میں بلحاظ طب بھی آرام سے رہتا ہے۔ کوئی خطرناک موذی مرض اوامر الٰہی کے اتباع سے پیدا نہیں ہوتی'' (حقائق الفرقان جلد دوم ص 311)

اسی طرح سورہ بقرہ کی آیت 186 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''افسوس کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحری کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل سے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پُری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ پر کر کے کھایا جاوے'' (حقائق الفرقان جلد اول ص 307)

حضرت مصلح موعود سورہ بقرہ کی آیت 184 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہوجاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے......... تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے میں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے۔ مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تروتازگی کا احساس ہونے لگتا ہے''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 375)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 1997ء میں فرمایا:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''صوموا تصحوا'' روزے رکھو تا کہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تبھی ہوسکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بے وقوفی تھی رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سکھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہوسکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

بہترین ڈائٹنگ

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہوسکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تروتازہ کرتا ہے، اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔

پس روزے کا امیروں کی صحت کے ساتھ بڑا بھاری تعلق ہے۔ لیکن اگر امیر روزے کا انتظام دونوں کناروں پر کرلیں یعنی جب افطاری کریں تو اتنا کھائیں اور ایسی ایسی عجیب نعمتیں کھائیں کہ عام روزمرہ دنوں میں بھی وہ نہیں کھاتے تھے تا کہ روزے کا بدلہ اتارا جائے۔ اور رات جو بیچ میں پڑے پھر دوسرے دن سحری کے وقت اس عزم کے ساتھ بیٹھیں کہ اب ہم نے بھوک کو قریب نہیں پھٹکنے دینا۔ اتنا کھائیں گے کہ صبح آنکھ کھلے تو عذاب بن جائے، معدے میں تیزاب ابل رہے ہوں۔ مصیبت پڑی ہوئی ہو اور پھر علاج سو کر کیا جائے تا کہ اور سوئیں اور اس مصیبت سے نجات ملے اور سو سو کر جس طرح بھی بن پڑے افطاری کا انتظار ہو۔ اگر یہ مقصد ہے رمضان کا اور روزوں کا تو یہ تو تمہیں پہلے حال سے بدتر کر کے چھوڑ جائے گا۔ اس لئے مقصد کو سمجھیں اور اس مقصد کو پیش نظر بھی رکھیں۔ بچوں کو بھی سمجھائیں کہ اگر تم نے بھوک کا مزہ دیکھا ہی نہیں اور تمہیں یہ نہیں پتہ کہ بھوک کے وقت تمہیں ذکر الٰہی کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت صرف کر کے جو بھوک کی بے چینی ہے اسے کم کرنا ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 1997ء)

روزہ انسانی دل و دماغ اور روح سے فاسد مادوں اور برے خیالات کو زائل اور درست کرنے کا ایک تسلیم شدہ ثابت شدہ ذریعہ ہے جس کی اور کوئی مثال نہیں ملتی۔ جناب حکیم عبدالرشید صاحب جیلانی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''روزہ دار کے جسم کی حرارت ...... اکثر اوقات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ مواد ردیہ کو جلانے اور اسے ختم کرنے میں اعانت کرتی ہے......... روایت ہے کہ ایک طبیب یمن سے عرب آیا تا کہ وہ فرزندان اسلام کی خدمت کرے اور ان کو جسمانی بیماریوں سے نجات دلائے۔ یہ طبیب ارض مقدس میں چند ماہ سکونت پذیر رہا۔ مگر اس تمام عرصے میں اسے خطہ پاک میں کوئی بیمار دکھائی نہ دیا۔ جس سے وہ بہت حیران ہوا۔ آخر ایک دن اس نے امیر عرب سے عرض کی جس مقصد (خدمت خلق) کے لئے میں یہاں حاضر ہوا وہ پورا نہیں ہوسکا اور آج تک مجھ کو کسی مریض کی خدمت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ اے طبیب! یہاں کے لوگ ایک مکمل قانون کے انسان ہیں اور اسی قانون کے ماتحت زندگی گزارتے ہیں معین وقت پر غذا کا استعمال کرتے ہیں اور مقررہ مقدار میں کھاتے ہیں اور وہ کم کھاتے ہیں، کم سوتے ہیں، اس لئے ان مواد فاسدہ سے جو مختلف قسم کے دماغی خلل کے علاوہ طرح طرح کے امراض واعراض کا باعث ہوتے ہیں وہ اکثر مبرا رہتے ہیں۔ اور اس حالت میں بیماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد وہ طبیب وہاں سے واپس چلا گیا۔

روزہ طبع انسانی کی اصلاح جس کامیابی سے کرتا ہے اس طرح دوسری کوئی شے نہیں کرتی۔ کوئی شخص جب روزہ رکھ کر مواد فاسدہ ردیہ کے اخراج کا عزم مصمم کرلیتا ہے تو اس کی طبیعت بھی فاسد مادوں کو تحلیل کرنے میں تعاون کرتی ہے اور اس طرح دل اور دماغ بہت سی آفات سے محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔ اس کے بغیر اس شخص میں اندرونی خطرات کے سمندر موجزن تھے اور مواد فاسدہ کی موجودگی میں یہ خدشہ تھا کہ نظر نہ آنے والے جراثیم کی روک تھام کیسے کی جائے گی۔ مگر مواد کے اخراج سے طبیعت اعتدال پر آ گئی اور اس قابل ہوگئی کہ سوچ بچار کر سکے۔ اس کے ساتھ وہ چیز جو کسی خوبصورت چہرے یا تصویر کو دیکھ کر اندرونی ہیجان و اشتعال یا غیر فطری حرکات کے پلیٹ فارم پر لانے کے لئے آمادگی کا باعث ہوتی ہے رک گئی۔

اس حکیمانہ نکتہ کی رو سے آنکھ، کان اور دیگر اعضائے جسمانی میں ایک جاسوس کی شکل میں شہوانی وجذباتی قویٰ اور لاتعداد غیر طبعی جذبات وخیالات کو ابھارتے تھے مواد فاسدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی جاسوسی نیست و نابود ہو جاتی ہے اور انسان متقی و پرہیزگار بن جاتا ہے۔ (الفرقان ربوہ دسمبر 1968ء ص 38)

حکیم محمد طارق محمود صاحب روزہ کے حیرت انگیز طبی اور جسمانی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

روزہ اور جدید سائنس

دین حق نے روزے کو مومن کے لئے شفا قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں سائنس کیا کہتی ہے؟ کچھ واقعات پیش خدمت ہیں:

''میں فرانس گیا۔ وہاں میرے ایک دوست کہنے لگے کہ رمضان المبارک آیا تو مجھے روزے رکھنے تھے، تراویح پڑھنی تھی، چنانچہ میں نے اپنے پروفیسر سے کہا

کہ مجھے چھٹی دے دو۔ اس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ مجھے روزے رکھنے ہیں، تراویح پڑھنی ہے۔ اس نے کہا: ''تمہیں چھٹی کی کیوں ضرورت ہے؟'' میں نے کہا کہ میں فلاں جگہ مقیم ہوں، روزانہ آ جا نہیں سکتا۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا میں تمہیں ایک جگہ کا بتاتا ہوں جہاں مسلمان مل کر عبادت کرتے ہیں۔

میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ لوگوں کی ڈاڑھیاں ہیں، وہ عمامے باندھے اور جبے پہنے ہوئے، مسواک سے وضو کر رہے ہیں، اذانیں دے رہے ہیں اور نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ ایک قرآن پڑھ رہا ہے، دوسرے پیچھے سن رہے ہیں۔ پھر مزے کی بات یہ کہ روزے بھی رکھ رہے ہیں، یعنی پورا مہینہ! پھر اعتکاف بھی بیٹھے۔ صبح وشام روزے کی سحری وافطاری معمول کے مطابق ہوتی رہی۔ کہنے لگے کہ پھر میں عید پڑھ کر واپس آ گیا۔ میں نے پروفیسر سے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ایسے لوگوں سے ملا دیا۔ میرا رمضان المبارک تو بہت اچھا گزرا۔ پروفیسر مسکرایا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ وہ بولا آپ کو معلوم بھی ہے کہ یہ سب یہودی تھے۔ میں نے کہا مجھے تو نہیں معلوم۔ کہنے لگے انہوں نے ایک منصوبے کے تحت کام کیا کہ اسلام میں مسلمان مسلسل ایک مہینہ روزے رکھتے ہیں، ہم بھی ویسے روزے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ اسلام کے اندر کیا اچھائیاں ہیں اور اگر اچھائیاں ہوں گی تو ہم بن کہا اسلام قبول کرلیں گے۔......

پوپ ایلف گال کا تجربہ

یہ ہالینڈ کا بڑا پادری گزرا ہے۔ اس نے روزے کے بارے میں اپنے تجربات بیان کیے ہیں۔ وہ لکھتا ہے: ''میں اپنے روحانی پیروکاروں کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں نے اس طریقہ کار کے ذریعے جسمانی اور ذہنی ہم آہنگی محسوس کی۔ میرے مریض مسلسل مجھ پر زور دیتے کہ میں انہیں کچھ اور طریقہ بتاؤں لیکن میں نے یہ اصول وضع کر لیا کہ ان میں وہ مریض جو لا علاج ہیں ان کو تین یوم نہیں بلکہ ایک ماہ تک روزے رکھوائے جائیں۔

میں نے ذیابیطس (شوگر) دل کے امراض اور معدے کی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو مستقل ایک ماہ روزے رکھوائے۔ شوگر کے مریضوں کی حالت بہتر ہوئی۔ ان کی شوگر کنٹرول ہوگئی۔ دل کے مریضوں کی بے چینی اور سانس کا پھولنا کم ہوا۔ معدے کے مریضوں کو حیرت انگیز طور پر افاقہ ہوا۔

ڈاکٹر لوتھر جیم

کیمبرج کے ڈاکٹر لوتھر فارماکالوجی کے ماہر تھے۔ انہوں نے سارا دن خالی پیٹ (روزے دار) شخص کے معدے کی رطوبت لی اور پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ روزے میں وہ غذائی متعفن اجزاء جن سے معدہ امراض کو قبول کرتا ہے، بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ روزہ جسم اور خاص طور پر معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے۔

سگمنڈ فرائیڈ

یہ مشہور ماہر نفسیات ہے اور اس کا نظریہ نفسیاتی ماہرین کے لئے نشان راہ ہے۔ موصوف فاقہ اور روزے کا قائل تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ روزے سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا کلی خاتمہ ہوتا ہے۔ روزے دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباؤ کو قبول کرنے کی صلاحیت پالیتا ہے۔ روزے دار کو جسمانی کھچاؤ اور ذہنی اضمحلال کا سامنا نہیں ہوتا۔

یورپی ماہرین تسلیم کر چکے ہیں کہ روزہ جہاں جسمانی زندگی کو نئی روح اور توانائی بخشتا ہے وہاں اس سے بے شمار معاشی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں کیونکہ جب امراض کم ہوں گے تو ہسپتال بھی کم ہوں گے اور ہسپتالوں کا کم ہونا پرسکون معاشرے کی علامت ہے''

(''اردو ڈائجسٹ'' لاہور دسمبر 1998ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35368 میں فائزہ مسرت بنت ظفر اللہ خان قوم افغان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فائزہ مسرت بنت ظفر اللہ خاں نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ خان ولد صوفی محمد یعقوب خان نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری فضل حسین ولد غلام محمد نصرت آباد ربوہ

مسل نمبر 35369 میں عبدالوحید بھٹی ولد عبدالرزاق بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالوحید بھٹی ولد عبدالرزاق بھٹی بشیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد شہزاد وصیت نمبر 32671 گواہ شد نمبر 2 احمد صادق ولد مبارک احمد تنویر دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 35370 میں محمد اسلم جوئیہ ولد سید رسول جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین بارانی ساڑھے بارہ ایکڑ واقع شیر گڑھ ضلع لیہ مالیتی -/150000 روپے۔ کچا رہائشی مکان مالیتی -/8000 روپے۔ کاروباری سرمایہ -/225000 روپے۔ ایک عدد گائے بمعہ بچھڑا مالیتی -/12000 روپے۔ ایک عدد بچھڑی مالیتی -/2000 روپے۔ نقد رقم -/20000 روپے۔ ٹیوب ویل پیٹر انجن میں نصف حصہ مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم جوئیہ ولد سید رسول جوئیہ نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 احمد خان جوئیہ برادر موصی گواہ شد نمبر 2 سید رسول جوئیہ والد موصی

مسل نمبر 35371 میں نصرت جہاں بیگم زوجہ مظفر احمد زاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم /10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جہاں بیگم زوجہ مظفر احمد زاہد نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد سرور ولد غلام رسول نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد زاہد خاوند موصیہ

مسل نمبر 35372 میں مظفر احمد زاہد ولد محمد حیات کھرل قوم کھرل پیشہ تجارت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع نصیر آباد سلطان ربوہ مالیتی -/250000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع نصیر آباد رحمٰن ربوہ مالیتی -/150000 روپے۔ قومی بچت سکیم میں جمع رقم -/150000 روپے اس وقت مجھے مبلغ (1380+1730+4400) روپے ماہوار بصورت (منافع + پنشن + آمد از دوکان) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد زاہد ولد محمد حیات کھرل نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد سرور ولد غلام رسول مرحوم نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد نصیر آباد ربوہ

سرخ مرچ

مزاج گرم وخشک ہے۔ کم مقدار میں کھائی جائے تو غذا میں لذت پیدا کرتی ہے۔ آنتوں کی محرک ہے۔ دافع قبض ہے۔ اس کی زیادتی خون کو جلاتی اور ہاضمے کو خراب کرتی ہے۔ گرم مزاج لوگوں کو نقصان دیتی ہے۔ بواسیر، جریان، سوزاک کے مریضوں کے لئے بے حد مضر ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 18 نومبر 2003ء

12-25 a.m	عربی سروس
1-25 a.m	فرانسیسی سروس
2-35 a.m	درس القرآن
4-15 a.m	کوئز پروگرام
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-05 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	بچوں کا پروگرام
8-05 a.m	طب وصحت کی باتیں
8-40 a.m	سولر سسٹم کا تعارف
9-40 a.m	تلاوت
9-55 a.m	درس حدیث
10-25 a.m	گفتگو
10-55 a.m	خبریں
11-25 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چلڈرنز کارنر
1-05 p.m	انصار سلطان القلم
1-20 p.m	طب وصحت کی باتیں
1-50 p.m	بجنہ میگزین
2-20 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	ورائٹی پروگرام
3-50 p.m	درس القرآن
5-15 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-15 p.m	ملاقات
7-15 p.m	بنگلہ پروگرام
8-20 p.m	تلاوت، درس حدیث
8-40 p.m	گفتگو
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تعارفی پروگرام
11-30 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 19 نومبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
1-45 a.m	ہماری کائنات
2-30 a.m	درس القرآن
4-00 a.m	تقریر
4-30 a.m	گفتگو
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-05 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-10 a.m	تقریر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
9-45 a.m	تلاوت۔ درس حدیث
10-30 a.m	سیرت النبیؐ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی سروس
1-20 p.m	خطبہ جمعہ
2-35 p.m	انڈونیشین سروس
3-35 p.m	درس القرآن
5-20 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-15 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	تلاوت
8-25 p.m	درس حدیث
8-50 p.m	گفتگو
9-50 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 20 نومبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	گلدستہ پروگرام
1-45 a.m	ہماری کائنات
2-30 a.m	درس القرآن
4-00 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-30 a.m	تقریر
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 a.m	درس القرآن
7-25 a.m	چلڈرنز کارنر
7-55 a.m	فرانسیسی سروس
8-55 a m	المائدہ
9-20 a.m	تلاوت
9-50 a.m	درس حدیث
10-15 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی سروس
1-30 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
2-30 p.m	انڈونیشین سروس
3-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-45 p.m	درس القرآن
5-20 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	بنگلہ سروس خطبہ جمعہ
8-15 p.m	تلاوت، درس حدیث
8-30 p.m	گفتگو
9-05 p.m	المائدہ
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	فرانسیسی سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

اطلاعات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

● مکرم عتیق الرحمن صاحب ایڈیشنل مہتمم عمومی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب دارالبرکات کھانسی کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم وحید احمد صاحب کارکن نظارت علیا کی والدہ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ گزشتہ چند ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

● محمد صفدر صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ کی بچی صبا طاہرہ عمر 12 سال معدہ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے۔

● مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ خود اور ان کی اہلیہ کی صحت بدستور علیل چلی آرہی ہے۔

● مکرم رانا رشید احمد صاحب ابن رانا سعادت خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کی انجیو پلاسٹی راولپنڈی میں ہوئی ہے۔

● مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم بعارضہ قلب وشوگر شدید بیمار ہیں۔

● چوہدری اعجاز احمد کاہلوں صاحب چک چھور سانگلہ ہل دوروں کی وجہ سے بیمار ہیں۔

● چوہدری افتخار احمد کاہلوں صاحب چک چھور سانگلہ ہل سر درد اور اعصاب کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

● مکرم رانا مبارک احمد خان صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) دارالنصر شرقی ربوہ کے بیٹے رانا مقبول احمد خاں صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 اکتوبر 2003ء ایک بچی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مبروز احمد عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالرحیم خاں کاٹھگڑھی مرحوم ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی نسل سے ہے۔ اور مکرم چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نیلامی سامان

○ نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 20 نومبر 2003ء کو جیسے ہے کی بنیاد پر فروخت کیا جائے گا خواہش مند احباب استفادہ فرماویں۔

سامان بیڈ آئرن، کرسیاں، پمپ موٹر پنکھے چھت والے لکڑی کا متفرق سامان سکریپ وغیرہ۔
(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

سانحہ ارتحال

● مکرم قریشی احمد حسن صاحب ابن مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب مورخہ 3 نومبر 2003ء بروز پیر بمقام اسٹیڈیم روڈ سرگودھا بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز صبح 9:30 بجے بیت الاحمد نیو سول لائن سرگودھا میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے پڑھائی مرحوم مخلص، شفیق، درویش صفت اور دعا گو انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ حضرت قریشی غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور ملک محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت بھیرہ کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیوں کا وارث بنائے۔

ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں۔
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

Jasmine Guest Houses
Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

سوموار	17۔نومبر	زوال آفتاب	11-53
سوموار	17۔نومبر	افطار	5-11
منگل	18۔نومبر	انتہائے سحر	5-14
منگل	18۔نومبر	طلوع آفتاب	6-37

☆ وزیر اعظم جمالی نے کہا ہے کہ ان کا بس چلا تو وہ کالا باغ ڈیم ضرور بنائیں گے۔ واجپائی مذاکرات کی دعوت دیں تو بھارت ضرور جاؤں گا۔

☆ برطانوی ہائی کمیشن نے پاکستانیوں کیلئے ویزا کی پالیسی میں نئی ترمیم کا اعلان کیا ہے اب گزشتہ دس سال میں آسٹریلیا، کینیڈا، نیوزی لینڈ اور امریکہ جانے والے بھی درخواست دینے کے اہل ہو گئے۔

☆ صدر بش نے کہا ہے کہ اسامہ اور صدام کی گرفتاری [illegible] تک امریکی فوج عراق و افغانستان سے نہیں جائیگی۔

☆ [illegible] عراق میں [illegible] کر کے [illegible]

☆ پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم نے ایران کے ایٹمی پروگرام میں کسی قسم کی مدد نہیں دی۔

☆ سیکرٹری پانی و بجلی سعید اللہ جان کو واپڈا جبکہ محمد ریاض [illegible] کو [illegible] ای ایس سی کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔

☆ آئی جی پولیس نے ڈونگہ بونگہ فائرنگ کیس میں تھانے کا سارا عملہ معطل کر دیا ہے۔

☆ کرکٹ بورڈ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ اگر نیوزی لینڈ ٹیم پاکستان نہ آئی تو پاکستان بھی دسمبر میں نیوزی لینڈ نہیں جائے گا۔

"VOLTAGE PROTECTOR"
AUTOMATIC ELECTRONIC
CIRCUIT BREAKER
بجلی کی کمی بیشی اور جھٹکوں سے مکمل حفاظت
ایک سال مکمل گارنٹی کے ساتھ
T.M.S MARKETING SERVICES TEL. 04524-211136
FAISALABAD-RABWAH-SARGODHA

برائے فروخت
(1) گولبازار نیچے دکانیں اوپر دو منزلہ مکان سنہری موقع برائے فروخت ہے۔ (2) 5 مرلہ مکان ڈبل سٹوری دارالنصر شرقی برائے فروخت۔ رابطہ فون 212381
گھر 211849
چوہدری محمد احمد۔ محمود جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

شادی حال
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

کیا آپ کو معلوم ہے کہ معیاری اور کم قیمت کا کیشیا Q ٹنی بر Q اور بچی بوٹی Q کونسا ہے؟
اگر معلوم نہیں تو FB کا نام یاد رکھیں
طارق مارکیٹ ربوہ
فون: 04524-212750 Email:Basitq@msn.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

اتحاد برز فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
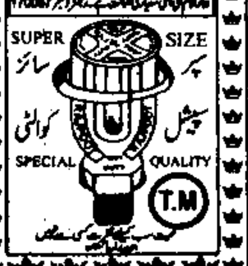

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برز فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK
Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack
Healthy & Happier Life
Shezan

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar